جماعت اسلامی کے راہ نما میجر (ر) ڈاکٹر عبد القیوم نے کہا کہ اسلام میں مکالمے کی بنیاد شک نہیں بلکہ یقین ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسلام ایسے اختلاف کو پسند نہیں کرتا جو انانیت اور نفسانیت سے پیدا ہوا ہو، لیکن مثبت اور دیانت دارانہ اختلاف رائے ایک اسلامی قدر ہے اور اسلام معاشرے میں اختلاف اور تنوع کی پوری پوری حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ڈاکٹر صولت ناگی نے کہا کہ نظریہ پاکستان کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ نظریہ ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف اٹھنے والی مذہبی تحریک کو جواز فراہم کرنے کے لیے وجود میں لایا گیا۔ انھوں نے مذہبی طبقات کے خیالات اور رویوں پر تنقید کی اور کہا کہ ان کے قول وفعل میں تضاد ہے، کیونکہ وہ اسلام میں اختلاف رائے کی اہمیت کی باتیں تو کرتے ہیں جبکہ ان کا عمل اس کی تائید نہیں کرتا جس کی حالیہ مثال پنجاب یونی ورسٹی میں ہونے والے واقعات ہیں۔

الشریعہ اکادمی کے حافظ محمد رشید نے کہا کہ مذہبی اور غیر مذہبی طبقات کے مابین بے اعتمادی کی فضا ہے اور دونوں طرف کے حضرات ذہنی طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ دوسری طرف کے حضرات کی بات کی کوئی وقعت نہیں، اس لیے اول تو ان کے درمیان مکالمہ ہی نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو اس ذہنی رویے کی وجہ سے مکالمے کے حقیقی فوائد حاصل نہیں ہوتے۔

فورم میں نقابت کے فرائض نوجوان دانش ور عمران حمید ہاشمی نے انجام دیے اور اس فورم کے انعقاد پر گوجرانوالہ کے علمی وفکری حلقوں کی طرف سے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

’’ماں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے تحفظ میں علماء دین کا کردار‘‘

[قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی (National Research & Development Foundation) گزشتہ کئی سال سے صوبہ سرحد اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں تقریباً ایک ہزار علماے دین کے ساتھ مل کر ’’ماں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے تحفظ‘‘ کے حوالے سے عوام الناس میں شعور وآگاہی پیدا کرنے کی ایک مہم کامیابی سے چلا رہا ہے۔ اس ضمن میں NRDF کے چیف کوآرڈی نیٹر جناب تحسین اللہ خان کی طرف سے ارسال کردہ ایک رپورٹ کے اہم نکات کا خلاصہ ان کے شکریے کے ساتھ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)]

معاصر مسلم دنیا میں ترقیاتی منصوبوں کی کامیابی کے لیے مذہبی راہ نماؤں کے اثر ورسوخ کو استعمال میں لانے کا تجربہ کم ہی کیا گیا ہے، حالانکہ مسلم عوام کی اکثریت نہ صرف مذہب سے گہری وابستگی رکھتی ہے بلکہ علما کو بھی احترام کی نظر سے دیکھتی ہے۔ عوام میں پھیلے ہوئے بہت سے غلط تصورات کا ازالہ کرنے اور مثبت رویوں کے فروغ کے لیے مساجد اور مدارس کے وسیع نظام سے اور خاص طور پر خطبات جمعہ سے موثر مدد لی جا سکتی ہے۔

پاکستانی معاشرے میں روزی کمانے کی ذمہ داری بنیادی طور پر مرد انجام دیتا ہے اور خواتین کی صحت وغیرہ سے متعلق امور میں فیصلے کرنے کا اختیار بھی مردوں کو ہی حاصل ہے، اس لیے خواتین اور خاص طور پر ماں اور بچے کی صحت کی صورت حال کو بہتر بنانے کی مہم میں زیادہ سے زیادہ مردوں کی شمولیت بہت اہم ہے۔ اس پس منظر میں ۲۰۰۴ء میں یونائیٹڈ اسٹیٹس ایجنسی فار ڈولپمنٹ (USAID) کے تعاون سے PAIMAN کے عنوان سے ایک منصوبہ تشکیل دیا گیا جس کا مقصد ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے لیے عوام میں شعور پیدا کرنا اور اس ضمن میں سرکاری ونجی سطح پر کام

کرنے والے اداروں کو ضروری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ یہ چھ سالہ منصوبہ تھا جس کے لیے آزاد جموں و کشمیر سمیت پورے ملک سے ۲۴ اضلاع کا انتخاب کیا گیا۔ مذکورہ منصوبے کا ایک اہم حصہ یہ بھی تھا کہ پاکستان کے مذہبی راہ نماؤں کو اس پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنے خطبوں اور تقریروں میں ماں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے مسائل کو موضوع بنائیں اور اس سلسلے میں عوام کو راہ نمائی فراہم کریں۔

اس مقصد کے لیے متعلقہ علاقوں میں اہم مساجد اور مذہبی شخصیات کا انتخاب کیا گیا جبکہ قومی سطح پر معروف اور ممتاز علما پر مشتمل ایک مرکزی شوریٰ تشکیل دی گئی جو اس مہم کی نگرانی کرے۔ مختلف علما سے انفرادی طور پر ملاقات کر کے ان کے ساتھ منصوبے کی اہمیت اور اس کے خدوخال کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے۔ علما کو عملی شواہد کی روشنی میں ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے حقیقی صورت حال بتائی جاتی ہے اور انھیں آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے خطبات اور درسوں میں ان مسائل پر گفتگو کریں اور عام لوگوں میں آگہی پیدا کریں۔ منصوبے کے نفاذ کے لیے پہلے مرحلے کے طور پر بونیر اور بالائی دیر کا انتخاب کیا گیا جہاں جون ۲۰۰۶ء سے مارچ ۲۰۰۷ء تک یہ منصوبہ جاری رہا۔ اس سے حاصل ہونے والے تجربات کی روشنی میں ڈیرہ غازی خان، خانیوال، جہلم، راول پنڈی، سوات، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، چارسدہ اور مردان میں بھی اسی نوعیت کے منصوبے جاری کیے گئے۔

۲۰۰۸ء کے آخر میں اس منصوبے کے اثرات جانچنے کے لیے ڈیرہ غازی خان اور خانیوال کے ضلعوں میں ایک ریسرچ اسٹڈی کی گئی جس میں مذہبی راہ نماؤں کے رسپانس کے حوالے سے درج ذیل نتائج پیش کیے گئے ہیں:

- علما سماجی مسائل کو موضوع بنانے کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔
- علما کا عمومی خیال یہ ہے کہ کسی بھی مسئلے کو اگر قرآن وسنت کی روشنی میں فروغ دیا جائے تو علما یا عوام کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔
- علما شروع شروع میں این جی اوز کے ساتھ تعاون کرنے سے ہچکچاتے ہیں، کیونکہ انھیں خدشہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیمیں مغربی ایجنڈے کو فروغ دے رہی ہیں۔
- علما کا اس پر عمومی اتفاق ہے کہ عوام تک کوئی پیغام پہنچانے کے لیے جمعے کے خطبات بہترین ذریعہ ہیں۔

ڈاکٹر عبد الماجد المشرقی کے لیے ''قلم کا مزدور'' ایوارڈ

یکم مئی کو الحمرا ہال نمبر ۲ لاہور میں پاکستان رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں پاکستان کے چاروں صوبوں سے تعلق رکھنے والے قلم کاروں کو ''قلم کا مزدور'' کے عنوان سے ایوارڈ دیے گئے۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر رفیق احمد بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اور قلم کاروں کو ایوارڈ تقسیم کیے۔ صوبہ پنجاب سے اس ایوارڈ کا مستحق گوجرانوالہ کی معروف علمی وتعلیمی شخصیت ڈاکٹر عبد الماجد المشرقی (پرنسپل مشرق سائنس کالج) کو قرار دیا گیا اور ''قلم کا مزدور'' ایوارڈ اور سرٹیفکیٹ کے علاوہ انھیں دو لاکھ روپے نقد بھی پیش کیے گئے۔